بُرائی پر اچھائی کی جیت

پیارے بچو! یہ کہانی ایک چھوٹی سی لڑکی ایوا کی ہے۔ جس نے دُعا کر کے اور پیار دکھا کر اپنے دشمن کی زندگی بدل دی۔ ماما آج میں اسکول نہیں جاؤں گی۔ ایوا نے اپنی ماں سے کہا، ماں نے حیران ہو کر پوچھا کیوں بیٹی؟ تمہیں تو سکول جانا بہت اچھا لگتا ہے۔ ہاں یہ تو ٹھیک ہے لڑکی نے جواب دیا۔ مگر وہ میری دوست پریسہ ہے نہ اُس نے مجھے بہت پریشان کر رکھا ہے۔ ایوا تھوڑا سا رُک کر پھر بولی، پریسہ بہت بدتمیز ہے۔ اُس نے تو ہم دوستوں میں پھوٹ ڈال دی ہے کچھ تو اُس کے ساتھ مل گئی ہیں اور اب دوسروں کو تنگ کرتی ہیں۔ ماں نے پریشان ہوتے ہوئے کہا پھر تو تمہیں چاہیئے تھا کہ اپنی اُستانی کو بتاتی وہ تو ضرور تمہاری مدد کریں گی۔ ایوا نے اُداس ہو کر کہا ہم تو کئی بار ایسا کر چکے ہیں لیکن اُستانی صاحبہ یہ کہتی ہیں کہ یقیناً غلطی تمہاری ہی ہو گی، پتہ نہیں پریسہ نے کیا جادو کر دیا ہے کہ وہ تو بس اُسی کے گُن گاتی رہتی ہیں۔ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد ماما پھر بولی اس کا ایک ہی حل ہے۔ ایوا نے بے تابی سے پوچھا، وہ کیا ہے؟ جلدی بتائیں۔ ماما نے کہا تمہیں دُعا کرنی ہو گی اور اس کے علاوہ تمہیں سب کے ساتھ پیار سے پیش آنا ہو گا۔ کیونکہ یسوع مسیح نے کہا ہے: ”لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ تم اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دُعا کرو“۔ (متی 5 باب 44 آیت) یعنی دعا اور محبت بہت ضروری ہے۔ ماما اِن کے ساتھ پیار سے کیسے پیش آؤں؟ جب کہ وہ میرے ساتھ بُرا سلوک کرتی ہیں۔ وہ تو ہمارے گروپ کی دشمن ہیں۔ اگر میں ایسا کروں گی تو میری سہیلیاں ناراض ہو جائیں گی۔ ایوا نے تو اپنے دل کا حال اپنی ماں کے سامنے بیان کر دیا۔ ماں نے بڑی شفقت سے بچی کو کہا: ہمارا پیارا یسوع سب کو حکم دیتا ہے کہ اپنے دشمنوں سے بھی پیار کرو۔ تم بس یہ حکم مانو باقی سارا کام یسوع مسیح پر چھوڑ دو۔ ماں نے ایوا

سے کہا، چلو ہم خدا سے دُعا کرتے ہیں ایوا کے لیے یہ کام بڑا مشکل تھا۔ لیکن وہ ماں کے کہنے پر دُعا کرنے لگی۔ اُس نے کہا ''پیارے یسوع! تُو میری مشکل کو جانتا ہے تو میرے دل سے میری سہیلی کے لئے ساری نفرت کو نکال دے اور اس کی جگہ پیار بھر دے۔ تاکہ میں تیری باتوں پر عمل کر سکوں۔ آمین'' دُعا کے بعد ایوا کچھ بہتر محسوس کر رہی تھی۔ اگلی صبح جب وہ اسکول پہنچی تو سب کچھ اچھا لگ رہا تھا۔ لیکن آدھی چھٹی کے وقت جب گھنٹی بجی، سب بچے کھیلنے کے لیے میدان کی طرف بھاگ گئے۔ لیکن پریسہ کلاس میں ہی ٹھہری رہی۔ اس نے جلدی سے ایک بُری سی شکل والی عورت کی تصویر بنا کر اُس کے اوپر اُستانی لکھ دیا اور پھر نظر بچا کر اسکول کے میدان میں چلی گئی۔ آدھی چھٹی کے بعد دوبارہ کلاس شروع ہوئی تو اُستانی نے پوچھا کہ یہ کس بچے کی حرکت ہے؟ پریسہ ٹیچر کے پاس جا کر کہنے لگی کہ اس نے ایوا کو یہ تصویر بناتے دیکھا تھا۔ ٹیچر کے پوچھنے پر ایوا نے جواب دیا کہ یہ کام اُس کا نہیں ہے۔ مگر اُستانی نے اُس کا یقین نہ کیا اور اُسے سزا دے دی، سزا یہ تھی کہ وہ چھٹی ہونے کے آدھے گھنٹے بعد گھر جا سکتی ہے اس سے پہلے نہیں۔ چھٹی کے بعد جب سارا اسکول خالی ہو گیا تو ٹیچر نے ایوا کو بھی گھر جانے کی اجازت دے دی۔ جیسے ہی ایوا اسکول سے باہر نکلی اُس نے پریسہ کو دیکھا جو کہ ایک طرف کھڑی رو رہی تھی۔ پہلے وہ نظر انداز کرنے لگی لیکن پھر اسے وہ آیت یاد آ گئی کہ یسوع مسیح کا حکم ہے کہ دشمن سے بھی پیار کرو اُس نے گہری سانس لی اور دل میں دُعا کی کہ یسوع تو میری مدد کرنا، تاکہ میں اس مغرور لڑکی سے بات کر سکوں۔ ایوا ہمت کر کے پریسہ کے پاس گئی اور پوچھا کیا ہوا تم کیوں رو رہی ہو؟ پریسہ نے روتے ہوئے کہا کہ اُس کی سائیکل کے پہیے کی ہوا نہیں ہے اور اب گھر کیسے جاؤں گی؟ اُس نے بتایا کہ اُسکے والد نہایت سخت طبیعت کے انسان ہیں اور اگر مجھے گھر جانے میں لیٹ ہو گئی تو میرے والد بہت ڈانٹیں گے۔ میں یہ بھی نہیں جانتی کہ میری سائیکل کی ہوا کِس نے نکالی۔ ایوا نے ساری بات دھیان سے سُنی پھر پریسہ کی طرف ہمدردی سے دیکھا جو کہ وہ روتی جا رہی تھی۔ چند لمحے سوچنے کے بعد ایوا نے کہا تم

میری سائیکل لے جاؤ اور میں تمہاری سائیکل لے کر چلی جاتی ہوں اس کو ٹھیک کروا دوں گی۔تم شام کو میرے گھر آنا اور اپنی سائیکل لے جانا۔ پریسہ نے آنسو صاف کیے اور ایوا کی سائیکل لے کر چلی گئی۔ایوا نے سائیکل اپنے پاپا سے کہہ کر ٹھیک کروا دی۔ جب شام کے وقت پریسہ اپنی سائیکل لینے آئی تو ایوا نے اسے کھانا کھانے کے لئے روک لیا۔کھانا کھانے سے فارغ ہوئے تو ایوا کے پاپا نے کہا چلو بھائی جلدی کرو تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آئیں رات ہو گئی ہے۔تمہارے والدین تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے۔ پریسہ یہ بات سُن کر خوش ہوئی۔ یہ تینوں گاڑی میں سوار ہوئے جلد ہی پریسہ کے گھر پہنچ گئے۔جب دروازے پر پہنچے تو پریسہ کے والدین اپنی بیٹی کا بے چینی سے انتظار کر رہے تھے۔ دونوں نے ایوا کے والد کا شکریہ ادا کیا۔ پھر کچھ ہی دنوں میں دونوں گہری سہیلیاں بن گئیں اور ایک دن ایوا نے پریسہ کو سنڈے سکول میں آنے کی دعوت دی جسے اُس نے قبول کیا اور اچھی لڑکی بن گئی۔

پیارے بچو! دیکھا آپ نے دُعا اور پیار میں بہت طاقت ہوتی ہے۔اگر ایوا اپنی ماں کی بات نہ مانتی اور پریسہ بھی اپنی غلطی کبھی نہ مانتی تو دونوں کا ہی نقصان ہوتا اور نہ ہی پریسہ کبھی اچھی لڑکی بنتی۔دونوں کے دل میں نفرت رہتی۔کبھی بھی کسی کا بھلا نہ ہوتا، نہ ہی وہ دونوں اچھی سہلیاں بن پاتیں۔آج کے دور میں ہمیں بھی دُعا کرنے کی ضرورت ہے اور چاہیے کہ ہم بھی یسوع کے حکم پر عمل کریں اور اس کی بات کو مانیں۔ہمارے دشمن کتنے ہی بُرے کیوں نہ ہوں ہمارے لئے کتنا ہی بُرا کیوں نہ چاہیں لیکن ہم پھر بھی ان کے لیے دُعا کریں اور ان سے ایسا پیار کریں جیسا ہمارے یسوع نے ہم سے کیا ہے۔